روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

جمعہ 13 فروری 2015ء 23 ربیع الثانی 1436 ہجری 13 تبلیغ 1394 ھش جلد 65-100 نمبر 37

خدا کی عطا

عطا و بخشش و انعام کی کوئی حد ہے
جسے بھی دیتے ہیں وہ بیشمار دیتے ہیں
جو ان کے واسطے ادنیٰ سا کام کرتا ہے
وہ دین و دنیا کو اس کی سدھار دیتے ہیں
جو دن میں آہ بھرے ان کی یاد میں اک بار
وہ رات پہلو میں اس کے گزار دیتے ہیں

(کلام محمود)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

''اس عاجز کا ارادہ ہے کہ اشاعت دین...... کیلئے ایسا احسن انتظام کیا جائے کہ ممالک ہند میں ہر جگہ ہماری طرف سے واعظ و مناظر مقرر ہوں اور بندگان خدا کو دعوت حق کریں۔ تا حجت...... روئے زمین پر پوری ہو۔ لیکن اس ضعف اور قلت جماعت کی حالت میں ابھی یہ ارادہ کامل طور پر انجام پذیر نہیں ہوسکتا۔...... دنیا چند روزہ مسافر خانہ ہے آخرت کیلئے نیک کاموں کے ساتھ طیّاری کرنی چاہئے۔ مبارک وہ شخص جو ذخیرہ آخرت کے اکٹھا کرنے کیلئے دن رات لگا ہوا ہے۔

(نشان آسمانی روحانی خزائن جلد نمبر 4، صفحہ 408)

''اگرچہ ہم دن رات اسی کام میں لگے ہوئے ہیں کہ لوگ اس سچے معبود پر ایمان لاویں جس پر ایمان لانے سے نور ملتا اور نجات حاصل ہوتی ہے، لیکن اس مقصد تک پہنچانے کے لئے علاوہ ان طریقوں کے جو استعمال کئے جاتے ہیں ایک اور طریق بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک مدرسہ قائم ہو کر بچوں کی تعلیم میں ایسی کتابیں ضروری طور پر لازم ٹھہرائی جائیں جن کے پڑھنے سے ان کو پتہ لگے کہ (دین) کیا شے ہے اور کیا کیا خوبیاں اپنے اندر رکھتا ہے اور جن لوگوں نے (دین) پر حملے کئے ہیں وہ حملے کیسے خیانت اور جھوٹ اور بے ایمانی سے بھرے ہوئے ہیں...... میں مناسب دیکھتا ہوں کہ بچوں کی تعلیم کے ذریعہ سے (دینی) روشنی کو ملک میں پھیلاؤں اور جس طریق سے میں اس خدمت کو انجام دوں گا میرے نزدیک دوسروں سے یہ کام ہرگز نہیں ہو سکے گا۔ ہر ایک...... کا فرض ہے کہ اس طوفانِ ضلالت میں (دینی) ذریت کو غیر مذاہب کے وساوس سے بچانے کے لئے اس ارادے میں میری مدد کرے''۔

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 159)

1898ء میں مدرسہ تعلیم الاسلام کے افتتاح کے موقع پر آپ نے فرمایا ''ہماری غرض مدرسہ کے اجرا سے محض یہ ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کیا جاوے۔ مروّجہ تعلیم کو اس لئے ساتھ رکھا ہے کہ یہ علوم خادمِ دین ہوں۔ ہماری یہ غرض نہیں کہ ایف اے یا بی اے پاس کر کے دنیا کی تلاش میں مارے مارے پھریں۔ ہمارے پیشِ نظر تو یہ امر ہے کہ ایسے لوگ خدمتِ دین کے لئے زندگی بسر کریں اور اسی لئے مدرسہ کو ضروری سمجھتا ہوں کہ شائد دینی خدمت کے لئے کام آسکے''۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 572)

1905ء میں سلسلہ کے دو جید علماء حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی اور حضرت مولانا برہان الدین صاحب جہلمی کی وفات کے بعد جماعت میں جو خلا پیدا ہو گیا تھا اس سے حضرت مسیح موعود کو سخت تشویش پیدا ہوئی اور فرمایا ''ہماری جماعت میں سے اچھے اچھے لوگ مرتے جاتے ہیں چنانچہ مولوی عبدالکریم صاحب جو ایک مخلص آدمی تھے اور ایسا ہی اب مولوی برہان الدین صاحب جہلم میں فوت ہو گئے۔ اور بھی بہت سے مولوی صاحبان اس جماعت میں فوت ہوئے مگر افسوس کہ جو مرتے ہیں ان کا جانشین ہم کو کوئی نظر نہیں آتا''۔ پھر فرمایا ''مجھے مدرسہ کی طرف دیکھ کر بھی رنج ہی پہنچتا ہے کہ جو کچھ ہم چاہتے تھے وہ بات اس سے حاصل نہیں ہوئی۔ اگر یہاں سے بھی طالب علم نکل کر دنیا کے طالب ہی بننے تھے تو ہمیں اس کے قائم کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی ہم تو چاہتے ہیں کہ دین کے لئے خادم پیدا ہوں''۔ (تاریخ احمدیت جلد دوم صفحہ 412)

دین کی اشاعت کیلئے وقف کرو

حضرت مصلح موعود خطبہ جمعہ فرمودہ 23 ستمبر 1955ء میں فرماتے ہیں:۔

'' خدا نے تمہارے لئے بڑی بڑی عزتیں رکھی ہیں۔ تم خدا پر توکل کرو اور اس کے دین کی اشاعت کے لئے اپنے آپ کو وقف کرو۔ وہ دینے پر آتا ہے تو وہ کچھ دے دیتا ہے کہ انسان اسے دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے۔''

(الفضل 22۔ اکتوبر 1955ء)

مخلص نوجوان لبیک کہتے ہوئے قدم آگے بڑھائیں اور اپنے آپ کو وقف کیلئے پیش کریں۔ امسال جامعہ میں داخلہ کی کارروائی حسب معمول میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے امتحانات کے بعد شروع ہوگی۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

دو نفلوں کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 3 دسمبر 2010ء کے خطبہ جمعہ میں احمدی احباب کو روزانہ دو نوافل ادا کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

پس ان حالات میں دنیا بھر کی جماعتوں کے تمام افراد کو میں خاص طور پر اپنے مظلوم اور تکلیف اور مشکلات میں گرفتار بھائیوں کے لئے دعاؤں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کم از کم دو نفل روزانہ صرف ان لوگوں کیلئے ہر احمدی ادا کرے جو احمدیت کی وجہ سے کسی بھی قسم کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ جو ظالمانہ قوانین کی وجہ سے اپنی شہری اور مذہبی آزادیوں سے محروم کر دیئے گئے ہیں۔ اسی طرح جماعتی ترقی کے لئے بھی خاص طور پر دعائیں کریں۔ پس اگر ہر احمدی اپنے دل کی بے چینی کو خدا تعالیٰ کے حضور پہلے سے بڑھ کر پیش کرے گا تو خود مشاہدہ کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر اس پر کس طرح پڑ رہی ہے پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ ان کو اپنے حصار میں لے لے گا۔

(روزنامہ الفضل 18 جنوری 2011ء)

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال وجواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

خطبہ جمعہ 26 دسمبر 2014ء

س: حضورانور نے خطبہ جمعہ کا کیا موضوع بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج قادیان میں جلسہ سالانہ شروع ہوا ہے۔ اسی طرح بعض اور ممالک ہیں دنیا کے جہاں ان دنوں میں جلسہ سالانہ ہورہا ہے۔ بعض افریقن ممالک ہیں اور یہی وقت ہے وہاں کا بھی یہ خطبہ ان کے جلسے کے پروگرام کا حصہ ہی بن گیا ہے۔

س: حضورانور نے پاکستان میں جلسہ نہ ہونے کی کیا وجوہات بیان فرمائیں؟

ج: فرمایا! ایک وقت تھا کہ صرف قادیان میں جلسہ سالانہ ہوا کرتا تھا پھر پارٹیشن ہوئی پاکستان میں بھی جلسہ سالانہ شروع ہوگیا لیکن ایک قانون کے تحت جماعت احمدیہ کے پاکستان میں جلسوں پر پابندی لگادی گئی۔

س: حضورانور نے احباب جماعت کے جذبات کا اظہار کن الفاظ میں فرمایا؟

ج: فرمایا! ظاہری پابندیاں جسموں کو تو پابند کر سکتی ہیں لیکن دلوں کو نہیں۔ باوجود جذباتی اذیت کے، باوجود مالی نقصان کے، باوجود جان کی قربانی لینے کے مخالف احمدیت ہمارے دلوں سے اللہ تعالیٰ کی محبت نہیں چھین سکتا۔

س: دسمبر کا مہینہ کس حوالہ سے احمدیوں کے جذبات میں جوش پیدا کرتا ہے؟

ج: فرمایا! دسمبر کا مہینہ پاکستان میں بسنے والے احمدیوں کے لئے جلسے کے حوالے سے جذبات میں ایک غیر معمولی جوش پیدا کرنے والا بن کے آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ان کے یہ جذبات خدا تعالیٰ کے حضور اس طرح بہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرتے ہوئے ہر مخالفت ہر تنگی ہر مشکل کو خس وخاشاک کی طرح بہا کر لے جائیں اور پاکستان کے احمدی بھی ان برکتوں سے فیضیاب ہوسکیں۔ جن سے آج دنیائے احمدیت فیضیاب ہورہی ہے۔

س: جلسہ سالانہ کے قیام اور اس کی عالمی وسعت کے حوالہ سے حضورانور نے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! پہلے یہ جلسہ صرف قادیان میں ہوتا تھا پھر قادیان سے نکل کر ربوہ میں شروع ہوا لیکن ربوہ میں پابندیاں لگ گئیں۔ جیسا کہ ابھی میں نے بتایا ہے کہ آج ان دنوں میں دنیا کے کئی ممالک میں جلسے ہورہے ہیں اور دوران سال اپنی اپنی سہولت اور حالات کے مطابق دنیا کے تقریباً تمام ان ممالک میں جلسے ہوتے ہیں جہاں جماعت احمدیہ قائم ہے۔ گویا حضرت مسیح موعود کے قائم کردہ اس جلسے کے نظام نے بین الاقوامی حیثیت اختیار کرلی ہے گو چند ممالک میں پہلے بھی جلسے ہوتے تھے جب ربوہ میں جلسے ہوا کرتے تھے لیکن ان کی وسعت اب کئی گنا زیادہ ہوچکی ہے ان جلسوں کی بھی اور مزید نئے ممالک بھی شامل ہوچکے ہیں اور صرف احمدی ہی نہیں بلکہ دنیا کے کئی ممالک کے دنیاوی لیڈر اور دوسرے مذاہب کے ماننے والے (۔) بھی جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کو ایک ایسی تقریب قرار دیتے ہیں جو دنیا کو (دین حق) کی حقیقت بتا کر (دین) کی خوبصورت تعلیم سے آگاہ کرتی ہے۔

س: حضرت مسیح موعود نے جلسہ کی غرض و غایت کیا بیان فرمائی؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود نے بڑے واشگاف الفاظ میں فرمایا ہے کہ ”اس جلسے کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ (دین) پر بنیاد ہے“ (یعنی یہی جلسہ ہے جس کے ذریعہ سے دنیا میں (دین) کا نام بلند ہونا ہے کیونکہ اس جلسہ میں آنے والے وہ کچھ سیکھیں گے جو ان کی علمی اور عملی حالتوں میں ایک انقلاب پیدا کرنے والا ہوگا اور پھر یہ علمی اور عملی انقلاب دنیا پر اپنی خوبصورتی ظاہر کر کے دنیا کو (دین) کی خوبصورتی اور اس کے سب سے کامل مکمل اور سب مذاہب سے بالا تر مذہب ہونا ثابت کرے گا کیونکہ صرف انسانی کوششیں ہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی تائید یہ کام دکھائے گی۔) آپ نے مزید واضح فرمایا کہ اس سلسلے کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب ان میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ عنقریب وہ وقت آتا ہے بلکہ نزدیک ہے کہ اس مذہب میں نہ نیچریت کا نشان رہے گا نہ نیچر کے تفریط پسند اور اوہام پرست مخالفوں کا۔ یہی ہوگا ضرور یہی ہوگا جس کے کان سننے کے ہوں سنے۔ مبارک وہ لوگ فرمایا مبارک وہ لوگ جن پر سیدھی راہ کھولی جائے۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 281,282)

س: جماعت احمدیہ کی حقانیت کی بابت حضرت مسیح موعود کا فرمان درج کریں؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ”جو کام اللہ تعالیٰ کے جلال اور اس کے رسول کی برکات کے اظہار اور ثبوت کے لئے ہوں اور خود اللہ تعالیٰ کے اپنے ہی ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہو پھر اس کی حفاظت تو خود فرشتے کرتے ہیں۔ کون ہے جو اس کو تلف کر سکے۔ یاد رکھو میرا سلسلہ اگر میری دوکانداری ہے تو اس کا نام ونشان مٹ جائے گا۔ لیکن اگر خدا کی طرف سے ہے اور یقیناً اسی کی طرف سے ہے تو خواہ ساری دنیا اس کی مخالفت کرے یہ بڑھے گا اور پھیلے گا اور فرشتے اس کی حفاظت کریں گے۔ اگر ایک شخص بھی میرے ساتھ نہ ہو اور کوئی بھی مدد نہ دے تب بھی میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ سلسلہ کامیاب ہوگا۔“ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 473)

پس یہ الفاظ ہیں پرشوکت الفاظ ہیں اور اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر یہ الفاظ پیش کئے گئے ہیں۔ پس یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ (مخالفین) اپنی کوششیں کریں اور سلسلہ کو ختم کرسکیں۔

س: حضرت مسیح موعود کی شاملین جلسہ کیلئے کی جانے والی دعاؤں کا وارث کیسے بنا جاسکتا ہے؟

ج: فرمایا! لوگ مجھے خط لکھتے ہیں کہ دعا کریں کہ ہم حضرت مسیح موعود کی جو جلسے میں شامل ہونے والوں کے لئے دعائیں ہیں ان کو حاصل کرنے والے ہوں ان کے وارث بنیں۔ کیا ان دعاؤں کا وارث بننے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ ہم جلسے میں شامل ہوگئے۔ تین چار گھنٹے جلسے کی کارروائی سن لی۔ نعرے لگالئے اور بس کام ختم ہوگیا۔ نہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ ان دعاؤں کا وارث بننے کے لئے اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ جو کچھ ہم سن رہے ہیں یا جس ماحول میں ہم نے ایک جوش پیدا کیا ہوا ہے یہ عارضی ہے یا مستقل ہماری ذمہ داریوں کا حصہ بننے والا ہے۔ پس اگر یہ اثر (جو) جلسہ کے دوران ہوا ہمیں اس عہد کے ساتھ جلسے کی ہر مجلس سے اٹھاتا ہے کہ میں نے اپنی زندگی میں وہ انقلاب لانے کی اپنی تمام تر استعدادوں کے ساتھ کوشش کرنی ہے جو اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے چاہتے ہیں جو حضرت مسیح موعود نے ہمیں بیان فرمائی ہیں تو پھر حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کے وارث بنتے چلے جانے والے ہوں گے۔

س: حضرت مسیح موعود شاملین جلسہ کو کن امور کی طرف توجہ دلایا کرتے تھے؟

ج: فرمایا! آپ نے جلسے میں شامل ہونے والوں کو نیکی تقویٰ پرہیزگاری کی طرف توجہ دلانے کے بعد اس طرف بھی توجہ دلائی بلکہ بڑے درد سے اپنے ماننے والوں سے یہ توقع رکھی کہ وہ نرم دلی اور باہم محبت اور مؤاخات میں بھائی چارے میں ایک نمونہ بن جائیں۔ انکسار دکھانے والے ہوں۔ ایک دوسرے کے لئے قربانی کا جذبہ رکھنے والے اور سچائی اور راستبازی کے اعلیٰ معیار قائم کرنیوالے ہوں۔ بدخوئی کرنے اور کج خلقی دکھانے سے وہ دور رہنے والے ہوں۔

س: حضورانور نے حضرت مسیح موعود کی اپنے متبعین سے کیا توقعات بیان فرمائیں؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ہماری جماعت اگر جماعت بننا چاہتی ہے تو اسے چاہئے کہ ایک موت اختیار کرے نفسانی امور اور نفسانی اغراض سے بچے اور اللہ تعالیٰ کو سب شئے پر مقدم رکھے۔ بہت سی ریاکاریوں اور بیہودہ باتوں سے انسان تباہ ہوجاتا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ چاہئے کہ تم ہر قسم کے جذبات سے بچو۔ ہر ایک اجنبی جو تم کو ملتا ہے وہ تمہارے منہ کو تاڑتا ہے اور تمہارے اخلاق عادات استقامت پابندیٔ احکام الٰہی کو دیکھتا ہے کہ کیسے ہیں؟ اگر عمدہ نہیں تو وہ تمہارے ذریعہ ٹھوکر کھاتا ہے۔ پس ان تمام باتوں کو یاد رکھو۔ پھر آپ نے فرمایا کہ قرآن شریف فرماتا ہے۔ **من قتل نفسا بغیر** یعنی جو شخص کسی نفس کو بلاوجہ قتل کر دیتا ہے وہ گویا ساری دنیا کو قتل کرتا ہے۔ پھر فرمایا ایسا ہی میں کہتا ہوں کہ اگر کسی شخص نے اپنے بھائی کے ساتھ ہمدردی نہیں کی تو اس نے ساری دنیا کے ساتھ ہمدردی نہیں کی۔ فرمایا زندگی سے اس قدر پیار نہ کرو کہ ایمان ہی جاتا رہے۔ پھر فرماتے ہیں یہ جماعت جس کو خدا تعالیٰ نمونہ بنانا چاہتا ہے اگر اس کا بھی یہی حال ہوا کہ ان میں اخوت اور ہمدردی نہ ہو تو بڑی خرابی ہوگی۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ دین کے ساتھ دنیا جمع نہیں ہوسکتی ہاں خدمتگار کے طور پر تو بیشک ہوسکتی ہے لیکن بطور شریک کے ہرگز نہیں ہوسکتی۔ یہ کبھی نہیں سنا گیا کہ جس کا تعلق صافی اللہ تعالیٰ سے ہو وہ ٹکڑے مانگتا پھرے۔ اللہ تعالیٰ تو اس کی اولاد پر بھی رحم کرتا ہے۔ پھر فرماتے ہیں ہماری جماعت میں وہی شریک سمجھنے چاہئیں جو بیعت کے موافق دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہیں۔ جب کوئی شخص اس عہد کی رعایت رکھ کر اللہ تعالیٰ کی طرف حرکت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو طاقت دے دیتا ہے۔ پھر آپ نے بڑے درد سے فرمایا کہ ہماری جماعت کو ایسا ہونا چاہئے کہ نری لفاظی پر نہ رہے بلکہ بیعت کے سچے منشاء کو پورا کرنے والی ہو۔ اندرونی تبدیلی کرنی چاہئے صرف مسائل کو تم خدا تعالیٰ سے خوش نہیں کر سکتے۔ اگر اندرونی تبدیلی نہیں تو تم میں اور تمہارے غیر میں کچھ فرق نہیں۔ فرمایا اپنے نفس کی تبدیلی کے واسطے سعی کرو کوشش کرو نماز میں دعائیں مانگو صدقات خیرات اور دوسرے ہر طرح کے حیلے سے **والذین جاھدوا فینا**۔ میں شامل ہوجاؤ۔

س: خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا طریق بیان کریں؟

ج: فرمایا! اتنا کافی نہیں ہے کہ علم حاصل کرلیا۔ بیشک علمی ترقی اپنی جگہ اہمیت رکھتی ہے لیکن خدا تعالیٰ کو خوش کرنے کے لئے اس کے پیار کو جذب کرنے کے لئے عملی ترقی ضروری ہے۔ اپنی حالتوں کو بدلنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو اپنی حالتوں پر لاگو کرنے کی ضرورت ہے۔ ان لوگوں میں شامل ہونے کی ضرورت ہے جن کے

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مکرم نعمان ظفر بلوچ صاحب

جدید سائنسی حقائق قرآن کے آئینہ میں

کوئی بھی کتاب جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہونے کی دعوے دار ہے، اس میں ایسی سچائیوں کا ہونا لابدی ہے جو انسانی علم سے بالا ہوں۔ دوسرے الفاظ میں وہ ایسے حقائق سے پردہ اٹھائے جو حضرت انسان کے تخیل سے بھی بڑھ کر ہوں۔

قرآن کریم کا یہ دعویٰ ہے کہ یہ ایسی کتاب ہے جو نہ کوئی چھوٹی بات ذکر کرنے سے چھوڑتی ہے اور نہ ہی کوئی بڑی بات۔ ہر معاملے پر اس میں سیر حاصل بحث موجود ہے۔

زیر نظر مضمون میں سائنس کی چند اہم شاخوں کے چند ایسے حقائق بیان کئے گئے ہیں جو قرآن کریم سے پہلے معلوم نہ تھے اور اگر موجود تھے تو اپنی صورت وہیئت میں انسانی عقل کے ناقص ہونے پر گواہ تھے۔

قرآن کریم اور علم فلکیات

تخلیق کائنات اور بگ بینگ

ماہرین فلکیات کے مطابق کائنات کی تخلیق ایک عظیم بگ بینگ (Big Bang) دھماکے سے ہوئی ہے۔ اس دھماکے سے قبل ہر چیز مادے کی صورت میں ایک بڑی کمیت میں تھی۔ اس دھماکے سے اس کی تقسیم ہوئی اور کہکشائیں وجود میں آئیں۔ یہ دعوی قرآن کریم نے آج سے چودہ سو سال قبل فرما دیا تھا:

کیا انہوں نے دیکھا نہیں جنہوں نے کفر کیا کہ آسمان اور زمین دونوں مضبوطی سے بند تھے پھر ہم نے ان کو پھاڑ کر الگ کر دیا۔

(سورۃ الانبیاء آیت: 31)

اس آیت میں ایک طرف تو کائنات کے اس راز سے پردہ اٹھایا گیا ہے کہ یہ بگ بینگ کے نتیجے میں وجود میں آئی ہے تو دوسری طرف یہ بھی اشارہ کر دیا کہ اس راز سے پردہ اٹھانے والے غیر مسلم ہوں گے۔

اس بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

''یہاں معنی خیز بات یہ ہے کہ اس آیت میں بالخصوص غیر مسلموں کو مخاطب کیا گیا ہے۔ شاید اس میں حکمت یہ ہے کہ مذکورہ بالا راز سے پردہ غیر مسلموں نے اٹھانا تھا۔ مقصد یہ تھا کہ اس طرح یہ امر قرآن کریم کی صداقت کا ایک زندہ نشان بن کر ان کے سامنے آجائے۔''

(الہام، عقل، علم اور سچائی۔ صفحہ نمبر 262)

وسعت کائنات

کائنات کی وسعت کے متعلق بھی سائنسدانوں نے بہت عرق ریزی سے کام لیا ہے اور بالآخر اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ یہ کائنات ہر لحظہ وسعت پذیر ہے۔ سب سے پہلے ایڈون ہبل (Edvin Hubble) نے 1920ء کی دہائی میں یہ انکشاف کیا تھا کہ یہ کائنات ہر لحہ وسیع ہوتی جا رہی ہے۔ لیکن قرآن اس سے بہت پہلے اس راز سے پردہ اٹھا چکا تھا۔

اس بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

''تیرہ سو سال قبل قرآن کریم درج ذیل آیت میں اس امر کا ذکر واضح طور پر فرما چکا تھا۔

اور ہم نے آسمان کو ایک خاص قدرت سے بنایا اور یقیناً ہم وسعت دینے والے ہیں۔

(سورۃ الذاریٰت آیت نمبر: 51)

یاد رہے کہ ایسی کائنات کا تصور جو مسلسل پھیلتی جا رہی ہو صرف قرآن کریم میں ہی مذکور ہے۔ کسی اور آسمانی صحیفہ میں اس کا دور کا اشارہ بھی نہیں ملتا۔ سائنسدانوں کے نزدیک یہ دریافت کہ کائنات مسلسل پھیل رہی ہے، خاص اہمیت کا حامل ہے کیونکہ اس سے انہیں کائنات کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔''

(الہام، عقل، علم اور سچائی صفحہ نمبر 261)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

''اس آیت کریمہ میں بِـاَیدِ کا لفظ اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان کو بناتے ہوئے اس میں بے شمار فوائد رکھ دیے ہیں اور ساتھ ہی یہ ذکر فرما دیا ہے کہ ہم اسے وسیع تر کرتے چلے جائیں گے اس کا یہ حصہ اسے مزید وسعتیں دیتے چلے جائیں گے ایک عظیم الشان اعجازی کلام ہے جو عرب کے امی نبی ﷺ اپنی طرف سے ہرگز بیان نہیں کر سکتا تھا۔ یہ امر سائنس دانوں نے جدید آلات کی مدد سے اب دریافت کیا ہے کہ یہ کائنات ہر لمحہ وسعت پذیر ہے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں تو ہر انسان کو یہ ایک جامد اور ٹھہری ہوئی کائنات دکھائی دیتی تھی۔''

(حاشیہ قرآن کریم ترجمہ بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع صفحہ 949)

یہ امر ناممکن ہے کہ عرب کا امی نبی ﷺ از خود ایسے راز دریافت کر سکے۔ ہاں یقیناً یہ اس نبی ﷺ کے خدا کے اختیار میں ہے۔

غیر ابدی کائنات

یہ کائنات اور اس کے موجودات ہمیشہ نہ رہیں گے۔ ایک لمبے عرصہ تک یہ نظریہ رہا تھا کہ یہ کائنات ازلی اور ابدی ہے۔ یہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی۔ لیکن آج سائنس اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ یہ کائنات ابدی نہیں ہے بلکہ کسی نہ کسی دن اس کا خاتمہ ہو جائے گا۔ چنانچہ پچھلی چند دہائیوں میں کئی دفعہ سائنسدانوں نے یہ نظریہ پیش کیا ہے کہ کائنات بلیک ہول کی طرف رواں دواں ہے اور کسی روز سب کچھ اس میں غرق ہو جائے گا۔ لیکن قرآن نے یہ بہت پہلے بتا دیا تھا کہ خدا تعالیٰ کی ذات کے علاوہ تمام اشیاء فانی ہیں اور سب کچھ ختم ہو جائے گا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

جس دن ہم آسمان کو لپیٹ دیں گے جیسے دفتر تحریروں کو لپیٹتے ہیں۔ (سورۃ الانبیاء آیت: 105)

کہ ایک دن ایسا آئے گا کہ آسمان (آسمان سے مراد کُلُّ مَـا فِیهـا ہے) لپیٹ دئے جائیں گے اور ہر چیز پر فنا طاری ہو جائے گی۔ کائنات کا خاتمہ کسی بہت بڑے بلیک ہول میں غرق ہونے سے ہوگا۔ بلیک ہول کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

''کائنات کی تخلیق اول کے ضمن میں قرآن کریم بڑی وضاحت سے بیان کرتا ہے کہ اس کائنات کا خاتمہ ایک اور بلیک ہول کی صورت میں ہوگا اس طرح کائنات کی ابتداء اور اس کا اختتام ایک ہی طرز پر ہوگا اور یوں کائنات کا دائرہ مکمل ہو جائے گا چنانچہ قرآن کریم اعلان فرماتا ہے

جس دن ہم آسمان کو لپیٹ دیں گے جیسے دفتر تحریروں کو لپیٹتے ہیں۔ (سورۃ الانبیاء آیت 105)

اس آیت کریمہ سے واضح ہوتا ہے کہ کائنات ابدی نہیں ہے۔ نیز ایک وقت یہ عالم بہی کھاتوں کی طرح لپیٹ دیا جائے گا۔ سائنسدان بلیک ہول کا جو نقشہ کھینچتے ہیں وہ اسی آیت کے بیان کردہ نقشہ سے گہری مماثلت رکھتا ہے۔''

(الہام، عقل، علم اور سچائی صفحہ نمبر 261)

ہر چیز کے فناء ہو جانے کے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''خدا تعالیٰ قدیم سے خالق چلا آتا ہے لیکن اس کی وحدت اس بات کو چاہتی ہے کہ کسی وقت سب کو فنا کر دے۔ کُلُّ مَن عَلَیهَا فَان سب جو اس پر ہیں فنا ہو جانے والے ہیں خواہ کوئی وقت ہو۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ وہ وقت کب آئے گا مگر ایسا وقت ضرور آنے والا ہے۔ یہ اس کے آگے ایک کرشمہ قدرت ہے۔ وہ چاہے پھر خلقِ جدید کر سکتا ہے۔ تمام آسمانی کتابوں سے ظاہر ہے کہ ایسا وقت ضرور آنے والا ہے۔'' (بدر 21 فروری 1907ء صفحہ 4)

قرآن کریم کی یہ سچائیاں جب کفار مکہ کے سامنے پیش کی جاتی تھیں تو وہ استہزاء اور تمسخر سے کام لیتے تھے مگر آج وہ جو عقل کل ہونے کے دعویدار ہیں جب ان سچائیوں تک محنت شاقہ کے بعد پہنچتے ہیں تو یہ دیکھ کر ان کی حیرانی کی کوئی انتہاء نہیں رہتی کہ چودہ سو سال قبل قرآن کریم ان سچائیوں کو بیان کر چکا ہے۔

زمین کی گردش

یورپی سائنسدان طویل عرصہ تک یہ سمجھتے رہے کہ زمین ساکن ہے اور کائنات کی ہر چیز اس کے گرد گھوم رہی ہے۔ اس نظریے کے لئے انہیں کسی خارجی ثبوت کی ضرورت نہ تھی کیونکہ ان کی آنکھوں کو یوں ہی نظر آتا تھا۔ حالانکہ یہ بھاری علمی غلطی تھی۔ کائنات کا مرکز ہونا تو ایک طرف، زمین تو ہمارے نظام شمسی کا بھی مرکز نہیں ہے۔ چنانچہ صدیوں تک دنیا اس نظریہ پر قائم رہی اور اس کے خلاف کہنے والوں پر انسانیت سوز مظالم توڑے جاتے رہے۔ زمین کی اس مرکزیت کا نظریہ بائبل میں بھی موجود تھا۔ چنانچہ جب گلیلیو نے کوپرنیکس سے اتفاق کرتے ہوئے یہ نظریہ پیش کیا کہ زمین سورج کے گرد گردش کرتی ہے تو کلیسا نے اس کی شدید مخالفت کی اور یوشع باب 10 کی آیت پیش کی کہ جب بنی اسرائیل کی اموریوں کے پانچ بادشاہوں سے جنگ ہوئی تو حضرت یوشع بن نون کی دعا سے سورج کی حرکت رک گئی تاکہ دن ہی چڑھا رہے اور بنی اسرائیل اموریوں کے قتل و غارت سے اپنا انتقام پورا کریں۔ اس آیت کے مطابق اگر گلیلیو کی بات مان لی گئی تو نوشتوں کی بات جھوٹی ثابت ہو جائے گی۔

قرآن کریم نے نہایت لطیف انداز میں اس حقیقت کی طرف اشارہ کیا ہے اور آج کی دنیا کا بچہ بچہ جانتا ہے کہ زمین سمیت تمام اجرام اپنے اپنے مدار میں گردش کر رہے ہیں۔

اس حقیقت کو سمجھنے کے لئے قرآن کریم کی اس آیت پر غور کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وہی ہے جس نے رات اور دن کو اور سورج اور چاند کو پیدا کیا۔ سب (اپنے اپنے) مدار میں رواں دواں ہیں۔ (سورۃ الانبیاء آیت 34)

قرآن کے مطابق نہ صرف سورج بلکہ تمام اجرام اپنے اپنے مدار میں گردش کر رہے ہیں۔ یہ حقیقت قرآن نے اس طرز میں بیان فرمائی ہے کہ اس زمانہ کا انسان جب قرآن نازل ہوا، سرسری نظر سے نہیں سمجھ سکتا تھا کہ قرآن زمانے کی رو سے ہٹ کر نظریہ پیش کر رہا ہے۔ لیکن جب یہ حقیقت کھلی تو قرآنی صداقت بھی واضح ہوگئی۔

قرآن کریم اور علم طبیعیات

جوہر یعنی ''Atom''

ازمنہ قدیم میں ''نظریہ جواہر'' کو قبول عام کا درجہ حاصل تھا۔ ان کے نزدیک مادے کا سب سے چھوٹا ذرہ جوہر (Atom) تھا۔ لیکن ان کے نزدیک یہ ناقابل تقسیم تھا۔ عرب بھی اس نظریے کے قائل تھے چنانچہ عربی لفظ ''ذرہ'' عمومی طور پر جوہر (Atom) کے معنوں میں ہی استعمال ہوتا تھا۔

موجودہ دور کے سائنسدانوں نے یہ دریافت کر لیا ہے کہ ایٹم کو مزید تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ قرآن مجید بھی ایٹم سے بھی چھوٹے ذرہ کی طرف نشاندہی کرتا ہے۔

اس (یعنی میرے رب) سے آسمانوں اور

زمین میں ایک ذرہ برابر بھی کوئی چیز چھپی نہیں رہتی اور نہ اس سے چھوٹی اور نہ اس سے بڑی۔ مگر وہ کھلی کھلی کتاب میں ہے۔ (سورۃ سبا آیت 3)

اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا جاننے والا ہے، خواہ وہ جوہر (Atom) سے چھوٹی یا بڑی کیوں نہ ہو۔ اس طرح اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ جوہر سے بھی چھوٹا ذرہ ہوسکتا ہے۔ اس حقیقت کو سائنسدانوں نے حال ہی میں دریافت کیا ہے۔ جس سے قرآن کا سچا ہونا ثابت ہوتا ہے۔

ایٹم بم اور عالمی تباہی

آج کل تمام دنیا میں ایٹمی قوت حاصل کرنے کی دوڑ لگی ہے جو ایک طرف تو دنیا کے لئے چند فوائد کا باعث ہے تو دوسری طرف اس کی تباہی کا پیش خیمہ بھی۔ قرآن کریم نے ایٹم جیسی اہم ایجاد کو بیان کرنے سے نہیں چھوڑا اور اس کی تفصیلات تک بیان کر دی ہیں۔ اور بنی نوع انسان کے لئے بطور عذاب اسے بیان فرمایا ہے۔ یہ پیشگوئی اس زمانہ میں کی گئی ہے جب کسی کے تصور میں بھی ایٹمی دھماکہ نہ تھا اور یہ پیشگوئی ایسے حیرت انگیز طور پر پوری ہوئی ہے کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔

اس بارہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

خبردار! وہ ضرور حطمہ میں گرایا جائے گا اور تجھے کیا بتائے کہ حطمہ کیا ہے۔ وہ اللہ کی آگ ہے بھڑکائی ہوئی۔ جو دلوں پر لپکے گی۔ یقیناً وہ ان کے خلاف بند رکھی گئی ہے۔ ایسے ستونوں میں جو کھینچ کر لمبے کئے گئے ہیں۔ (سورۃ الھمزۃ آیت: 3 تا 9)

یہ پیش گوئی کیسے پوری ہوئی؟ اس کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

’’یہ سوال طبعی طور پر اٹھتا ہے کہ چھوٹے سے ذرہ میں آگ کیسے بند کی جاسکتی ہے؟ لازماً اس میں اس آگ کا ذکر ہے جو ایٹم میں بند ہوتی ہے اور لفظ حُطَمَہ اور ایٹم (Atom) میں صوتی مشابہت ہے۔ یہ وہ آگ ہے جو دلوں پر لپکے گی اور ان پر لپکنے کے لئے ایسے ستونوں میں بند کی گئی ہے جو کھینچ کر لمبے ہو جائیں گے۔‘‘

(حاشیہ ترجمۃ القرآن صفحہ 1210)

’’یہ چھوٹی سی سورت حیرت انگیز امور پر مشتمل ہے۔ اول یہ ذکر کہ ایک وقت ایسا آئے گا جب انسان چھوٹے چھوٹے ذرات میں جھونک دیا جائے گا۔ پھر ان ذرات کی وضاحت کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ ان میں ہے کیا؟ ان میں آگ ہے جو چھوٹے چھوٹے سلنڈروں میں بند ہے جن کی شکل لمبوترے بلند و بالا ستونوں جیسی ہے۔

چھوٹے چھوٹے ذرات میں جھونکے جانے کا یہ مطلب نہیں کہ صرف ایک آدمی ان میں ڈالا جائے گا بلکہ یہ لفظ وسیع معنوں میں بنی نوع انسان کے لئے استعمال ہوا ہے اور ان میں ڈالے جانے سے مراد وہ عذاب ہے جس میں اسے مبتلا کیا جائے گا جو اس کا مقدر ہے۔ جب سے انسان نے ایٹم کا پوشیدہ راز دریافت کر کے اس میں موجود بے انتہا توانائی سے آگہی حاصل کی ہے یہ بات قابل فہم ہوگئی ہے۔ یہی وہ دور ہے جب باریک ترین ذرات میں چھپی ہوئی آگ باہر نکل کر ہزارہا مربع میل علاقہ کو اپنی لپیٹ میں لے سکتی ہے۔ اس کی زد میں آنے والی انسان سمیت ہر چیز تباہ ہو جائے گی۔ چنانچہ وہ بات جو آج سے چودہ سو سال قبل غیر حقیقی دکھائی دیتی تھی اسے آج کا بچہ بچہ جانتا ہے۔‘‘

(الہام، عقل، علم اور سچائی صفحہ 539-538)

کیا خدا کے سوا بھی کوئی علم غیب کا اتنا شاندار اظہار کرسکتا ہے؟ یقیناً فکر کرنے والوں کے لئے اس میں نشان ہیں۔

قرآن کریم اور علم ارضیات

پہاڑ میخوں کی مانند

علم ارضیات میں زمین کی تہیں ہونے کا انکشاف حال ہی میں ثابت ہوا ہے۔ انہی تہوں کی وجہ سے پہاڑی سلسلے قائم ہیں۔ کرہ ارض کی بیرونی سطح، جس پر ہم آباد ہیں، ٹھوس چھلکے کے مانند ہے جبکہ اندرونی تہیں گرم اور سیال ہیں جہاں حیات ممکن نہیں ہے۔ اب یہ حقیقت بھی معلوم ہوچکی ہے کہ پہاڑ ان تہوں کے باعث زمین کے سینے پر کھڑے ہیں کیونکہ یہ تہیں زمین کی اندرونی سطح سے ابھرتی ہوئی پہاڑوں کی شکل اختیار کر لیتی ہیں۔ پہاڑ زمین پر میخوں کی طرح پیوست ہیں اور اسے جھٹکوں سے محفوظ رکھتے ہیں۔ لیکن قرآن کریم نے بہت پہلے اس حقیقت سے پردہ اٹھا دیا تھا۔

قرآن مجید کی مندرجہ ذیل آیت میں اس کی تصریح موجود ہے۔

کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہیں بنایا؟ اور پہاڑوں کو پیوستہ میخوں کی طرح؟

(سورۃ النبا۔ آیت 8،7)

عربی لفظ ’’اوتاد‘‘ کا مطلب کیل یا ایسی میخ ہے جو خیمہ کو کھڑا کرنے میں استعمال ہوتی ہے۔ یہ میخیں ارضیاتی تہوں کی گہری بنیادیں ہیں۔ قرآن کریم نے زلزلے روکنے میں پہاڑوں کے عمل کو بہت واضح طور پر بیان فرمایا ہے۔

ترجمہ: اور اس نے زمین میں پہاڑ بنائے تاکہ یہ تمہیں چکروں سے بچائیں۔

(سورۃ النحل۔ آیت 16)

قرآن کریم کی یہ تصریحات جدید ارضیاتی علوم کے عین مطابق ہیں اور قرآن کے خدا کی طرف سے ہونے کی گواہ۔

قرآن کریم اور بحریات

میٹھے اور کھارے پانی کا درمیانی پردہ

جدید سائنس نے یہ ثابت کیا ہے کہ دو سمندروں کے مقام اتصال پر ان کے درمیان ایک پردہ موجود رہتا ہے اور ان دونوں پانیوں کا درجہ حرارت، کھاراپن اور کثافت برقرار رہتی ہے۔ نیز یہ حقیقت بھی دریافت ہوچکی ہے کہ جہاں سمندر کا میٹھا اور تازہ پانی کھارے پانی میں گرتا ہے وہاں مختلف کثافت رکھنے والا پکنو کلائن زون (Pycnocline zone) دونوں پانیوں کی لہروں کو واضح طور پر الگ الگ رکھتا ہے۔ اس بارے میں بھی قرآن کریم نے بہت پہلے پردہ اٹھایا تھا حالانکہ عربوں کو سمندر اور اس کے رموز سے کیا سروکار۔

چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وہ دو سمندروں کو ملا دے گا جو بڑھ بڑھ کر ایک دوسرے سے ملیں گے۔ (سردست) ان کے درمیان ایک روک ہے (جس سے) وہ تجاوز نہیں کرسکتے۔

(سورۃ الرحمٰن۔ آیت نمبر 19,20)

عربی میں لفظ ’’برزخ‘‘ کے معانی پردہ یا روک کے ہیں۔ جبکہ ’’مَرَجَ‘‘ کا مطلب ہے کہ وہ دونوں ملتے ہیں اور یک جان ہو جاتے ہیں۔ ابتدائی مفسرین اس متضاد عبارت کا کہ وہ ملتے بھی ہیں اور ان کے درمیان پردہ بھی ہے، مطلب بیان کرنے سے قاصر تھے۔ لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ یہ پردہ ہی ہے جو اسے ملنے سے روکتا ہے۔

ان آیات میں ایک اور پر معارف پیشگوئی بھی ہے جو بحیرہ احمر اور بحیرہ روم کے متعلق ہے۔ اس بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

’’ان آیات میں ایسے دو سمندروں کا ذکر ہے جن دونوں میں سے لؤلؤ اور مَرجان یعنی موتی اور مونگے نکلتے ہیں اور جن دونوں کو آپس میں ملا دیا جائے گا۔ یلتقیان میں مستقبل میں ان کا ملنا مراد ہے۔ حالانکہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایسے دو سمندروں کا لوگوں کو نہ کوئی علم تھا اور نہ ان کے آپس میں ملنے کی کوئی پیشگوئی کی جاسکتی تھی۔ یہاں بحیرہ احمر اور بحیرہ روم مراد ہیں جن کو نہر سویز کے ذریعہ ملایا گیا۔‘‘

(حاشیہ ترجمۃ القرآن صفحہ 977)

کیا یہ حقائق خدا کے علاوہ بھی کوئی ظاہر کرسکتا ہے؟

سمندر کی تاریک گہرائیاں

سائنسدان حال ہی میں جدید آلات کی مدد سے یہ جاننے کے قابل ہوئے ہیں کہ سمندر کی گہرائیوں میں تاریکی ہے۔ انسان کا بغیر آلات کے سطح سمندر میں 20 سے 30 میٹر گہرائی میں جانا ممکن نہیں۔ یہ اندھیرا گہرے سمندروں میں موجود ہے اور 1000 میٹر سے زیادہ گہرائی میں مکمل تاریکی ہے۔ قرآن کریم نے یہ بہت پہلے بتا دیا تھا۔

اس بارہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ان کے اعمال اندھیروں کی طرح ہیں جو گہرے سمندر میں ہوں جس کو موج کے اوپر ایک اور موج نے ڈھانپ رکھا ہو اور اس کے اوپر بادل ہوں۔ یہ ایسے اندھیرے ہیں کہ ان میں سے بعض بعض پر چھائے ہوئے ہیں۔ جب وہ اپنا ہاتھ نکالتا ہے تو اسے بھی دیکھ نہیں سکتا اور وہ جس کے لئے اللہ نے کوئی نور نہ بنایا ہو تو اس کے حصہ میں کوئی نور نہیں۔

(سورۃ النور۔ آیت نمبر 41)

یہاں اعمال کو ایسے اندھیروں سے تعبیر دی گئی ہے جو گہرے سمندر میں ہوں۔ گویا قرآن نے یہ ظاہر کر دیا کہ گہرے سمندر میں گھپ اندھیرے ہیں چنانچہ آج کی سائنس بھی اس بات کو تسلیم کرتی ہے۔ قرآن کریم کا یہ معجزہ ہے جو ایک دیکھنے والی آنکھ کے لئے کافی ہے۔

قرآن کریم اور نباتیات

ماضی میں انسان کو یہ معلوم نہیں تھا کہ پودوں میں بھی نر اور مادہ کا جنسی امتیاز پایا جاتا ہے۔ علم نباتات بتاتا ہے کہ ہر پودے میں نر اور مادہ ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ یک جنسی پودوں میں بھی نر اور مادہ کا عنصر پایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس حقیقت کو ان الفاظ میں واضح کر دیا تھا۔

اور ہر قسم کے پھلوں میں سے اس نے اس میں دو دو جوڑے بنائے۔ (سورۃ الرعد۔ آیت 4)

پھل اعلیٰ درجہ کے پودوں کے پیداواری عمل کا حصہ ہوتے ہیں۔ پھل سے پہلے پھول بنتا ہے جس پر نر اور مادہ اعضا پائے جاتے ہیں۔ جب زردانہ پھول تک پہنچتا ہے تو یہاں وہ پک کر پھل بنتا ہے اور پھر بیج پیدا کرتا ہے، لہٰذا تمام پودوں میں نر اور مادہ کا وجود ہوتا ہے اور اسی حقیقت کو قرآن کریم نے بہت پہلے بیان کر دیا تھا۔

قرآن کریم اور علم الحیوانات

شہد کی مکھی اور شہد

شہد کی مکھیاں انواع واقسام کے پھولوں اور پھلوں کا رس چوس کر اپنے جسم کے اندر شہد بناتی ہیں اور اسے اپنے چھتے میں موم سے بنے ہوئے خانوں میں جمع کر لیتی ہیں۔ قرآن بتاتا ہے کہ اس میں بیماریوں کے لئے شفاء موجود ہے۔ چنانچہ جنگ عظیم دوم کے دوران فوجی اپنے زخموں پر شہد لگایا کرتے تھے کیونکہ شہد ایک اینٹی بائیوٹک بھی ہے اور اس کی کثافت کے باعث زخموں میں نمی اور بیکٹیریا نشوونما نہیں پاتے۔ اسی طرح اگر کسی کو کسی خاص پودہ سے الرجی ہو تو اسے اسی پودے سے کشید شدہ شہد دیا جاتا ہے۔ قرآن کریم نے اس کی شفاء بخش تاثیرات کے متعلق بہت پہلے ہی بتا دیا تھا۔

اور تیرے رب نے شہد کی مکھی کی طرف وحی کی کہ پہاڑوں میں بھی اور درختوں میں بھی اور ان (بیلوں) میں جو وہ اونچے سہاروں پر چڑھاتے ہیں گھر بنا۔ پھر ہر قسم کے پھلوں میں سے کھا اور اپنے رب کے راستوں پر عاجزی کرتے ہوئے چل۔ ان کے پیٹوں میں سے ایسا مشروب نکلتا ہے جس کے رنگ مختلف ہیں اور اس میں انسانوں کے لئے ایک بڑی شفا ہے۔ یقیناً اس میں غور و فکر کرنے والوں کے لئے بہت بڑا نشان ہے۔

(سورۃ النحل۔ آیت 70,69)

وان فرش (Von-Frisch) کو شہد کی مکھیوں کے رویے اور ان کے نظام ابلاغ کے متعلق تحقیق پر 1973ء میں نوبیل پرائز ملا۔ شہد کی مکھی جب کسی نئے باغ یا پھول کا سراغ لگاتی ہے تو وہ اپنے ساتھی مکھیوں کے پاس واپس جا کر انہیں اس جگہ کی درست سمت حتیٰ کہ وہاں تک پہنچنے کے لئے نقشہ تک بتاتی ہے۔ یہ عمل ''شہد کی مکھیوں کا رقص'' کہلاتا ہے۔

شہد کی محافظ مکھی مادہ ہوتی ہے۔ مذکورہ آیت میں شہد کی مکھی کو مادہ کہا گیا ہے۔ ''فَاسلُکِی'' اور ''کُلِی'' مونث کے صیغے ہیں۔ اس میں یہ اشارہ ہے کہ جو مکھی اپنے چھتے سے باہر نکل کر خوراک تلاش کرتی ہے وہ مادہ مکھی ہے۔ کارکن مکھیاں مادہ ہوتی ہیں اور وہ ملکہ مکھی کو جواب دہ ہوتی ہیں اور یہ بات گزشتہ تین سو سال میں ہونے والی تحقیقات سے دریافت ہوئی ہے۔

صرف دو صدیاں قبل انسان کو علم ہوا ہے کہ شہد مکھی کے شکم سے حاصل ہوتا ہے۔ جبکہ قرآن کریم نے یہ حقیقت چودہ سو سال قبل بتا دی تھی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

''یہاں یَخرُجُ مِن بُطُونِھَا فرما کر اس طرف اشارہ فرما دیا گیا ہے کہ شہد صرف پھولوں کے رس سے نہیں بنتا بلکہ شہد کی مکھی کے بطن سے جو لعاب نکلتا ہے اسے وہ پھولوں کے رس سے مل کر اور بار بار زبان ہوا میں نکال کر اسے گاڑھا کر کے شہد میں تبدیل کرنے کے بعد چھتوں میں محفوظ رکھتی ہے۔''

(حاشیہ ترجمۃ القرآن صفحہ 436)

پرندوں کی اڑان

آج کل کی سائنس اس بات کو مانتی ہے کہ ہوا میں اڑنے کے لئے خاص قوانین اور قوت کا ہونا ضروری ہے۔ چنانچہ فی زمانہ ہونے والی ہوائی ایجادات پر کروڑوں ڈالر لاگت آتی ہے جس کے بعد یہ اڑنے پر قادر ہوتے ہیں اور باوجود اس قدر احتیاطوں کے آئے روز کے ہوائی حادثے انسانی جانوں کے ضیاع کا باعث بنتے ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ کے دست قدرت سے نکلے یہ کم مایہ پرندے پرواز بھی کرتے ہیں اور پرواز کے دوران شکار بھی۔ قرآن کریم نے بہت پہلے یہ بتا دیا تھا کہ پرندے اللہ تعالیٰ کے خاص تصرف کی وجہ سے اڑنے پر قادر ہیں ورنہ محض پروں سے پرواز کرنا ناممکن ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

کیا انہوں نے پرندوں کو آسمان کی فضا میں مسخر کیا ہوا نہیں دیکھا؟ انہیں کوئی تھامے نہیں ہوتا مگر اللہ۔ یقیناً اس میں بہت سے نشانات ہیں ان لوگوں کے لئے جو ایمان لاتے ہیں۔

(سورۃ النحل۔آیت 80)

ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بے شک پرندوں کو پر عطا کئے گئے ہیں مگر محض یہ کافی نہیں بلکہ ان کو اللہ نے تھاما ہوا ہے۔ اس حقیقت کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

''صرف پروں کا پیدا ہونا ہی پرندوں میں اڑنے کی صلاحیت پیدا نہیں کر سکتا تھا۔ جب تک اس کی کھوکھلی ہڈیاں، اس کی چھاتی کی خاص بناوٹ اور چھاتی کے دونوں طرف نہایت مضبوط عضلات نہ بنائے جاتے جو بہت بڑا بوجھ اٹھا کر انہیں بلند پروازی کی توفیق بخشتے ہیں۔ یہ ایک ایسا حیرت انگیز کرشمہ ہے کہ انتہائی وزنی مگھ بھی مسلسل کئی ہزار میل تک اڑتے چلے جاتے ہیں اور اڑتے وقت ان کی جو اندرونی ترکیب ہے وہ اس طرح ہے کہ جیسے جیٹ جہاز کا سامنے کا حصہ ہوا کو منتشر کرتا ہے اس طرح ہوا کا دباؤ ان پر اس بناوٹ کی وجہ سے کم سے کم پڑتا ہے۔ اور جو مگھ سب سے زیادہ اس دباؤ کو برداشت کرنے کے لئے دوسروں کے آگے ہوتا ہے، کچھ دیر بعد پیچھے سے ایک اور مگھ آ کر اس کی جگہ لے لیتا ہے۔ پھر یہی پرندے آبی پرندے بھی بنتے ہیں اور ڈوبتے نہیں حالانکہ ان کو اپنے وزن کی وجہ سے ڈوب جانا چاہئے تھا۔ نہ ڈوبنے کی وجہ یہ ہے کہ ان کے جسم کے اوپر چھوٹے چھوٹے پر ہوا کو سمیٹے ہوئے ہوتے ہیں اور پروں میں قید ہوا ان کو ڈوبنے سے بچاتی ہے۔ اور یہ خود بخود ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ ضروری ہے کہ ان پروں کے گرد کوئی ایسا چکنا مادہ ہو جو پانی کو پروں میں جذب ہونے سے روکے۔ آپ دیکھتے ہیں کہ پرندے سارے پَر اپنی چونچوں میں سے گزارتے ہیں۔ یہ عجیب بات ہے کہ اس وقت ان کے جسم میں سے اللہ تعالیٰ گریس (Grease) کی طرح کا وہ مادہ نکالتا ہے جسے پروں سے ملنا لازمی ہے۔ وہ مادہ کیسے از خود پیدا ہوا اور ان کے منہ تک کیسے پہنچا اور ان پرندوں کو کیسے شعور ہوا کہ جسم تک پانی کے سرایت کرنے کو روکنا لازمی ہے ورنہ وہ ڈوب جائیں گے؟''

(حاشیہ ترجمۃ القران صفحہ 437)

قرآن کریم اور جینیات

جینیاتی مراحل

نطفہ سے بچہ بننے تک انسان کو مختلف مراحل سے گزرنا پڑتا ہے ان مراحل پر آج کل بہت تحقیقات کی جا رہی ہیں۔ مگر قرآن کریم نے ان مراحل کو اس زمانہ میں کھول دیا تھا جب آج کل کی جدید ایجادات کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھیں۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

پھر ہم نے اسے نطفہ کے طور پر ایک ٹھہرنے کی محفوظ جگہ میں رکھا۔ پھر ہم نے اس نطفے کو ایک لوتھڑا بنایا پھر لوتھڑے کو مضغہ (یعنی گوشت کے مشابہ جما ہوا خون) بنا دیا پھر اس مضغہ کو ہڈیاں بنایا پھر ہڈیوں کو گوشت پہنایا پھر ہم نے اسے ایک نئی خلقت کی صورت میں پروان چڑھایا۔ پس ایک وہی اللہ برکت والا ثابت ہوا جو سب تخلیق کرنے والوں سے بہتر ہے۔

(سورۃ المومنون آیت نمبر 15,14)

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے نطفہ سے بچہ بننے تک کے مراحل بیان فرمائے ہیں جو کہ جدید سائنسی تحقیقات کے عین مطابق ہیں اور جوں جوں اس پر مزید تحقیقات ہوتی جارہی ہیں قرآن کریم کی صداقت کھلتی جارہی ہے۔

چنانچہ سب سے پہلے نطفہ کو قرار مکین میں ٹھہرانے کا ذکر فرمایا ہے۔ قرار مکین کا مطلب ہے مضبوطی سے جمی ہوئی محفوظ جگہ۔ ریڑھ کی ہڈی اور اس سے منسلک پٹھے رحم مادر کو پچھلی جانب سے محفوظ رکھتے ہیں۔ جنین کو محفوظ رکھنے کے لئے اس کے گرد مخصوص مائع سے بھری تھیلی موجود ہوتی ہے، اس طرح بچے کو مکمل طور پر محفوظ مسکن ملتا ہے۔ بعد ازاں یہ علقۃ بن جاتا ہے۔ جس کا مطلب چمٹنے والی چیز کے ہیں۔ چنانچہ علقۃ رحم مادر میں خون کی فراہمی کے لئے عارضی طور پر قائم عضو Placenta سے خون بھی چوستا ہے۔ پھر علقۃ تبدیل ہو کر مضغۃ بن جاتا ہے۔ مضغہ گوشت کے ٹکڑے کو کہتے ہیں۔ مَضَغَ میں چبانے کے معانی پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ جب اس مرحلہ کو تصویری طور پر دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے جیسے اس پر چبانے اور دانتوں کے نشان موجود ہوں۔ پھر مضغہ ہڈیوں، یعنی عظام میں تبدیل ہو جاتا ہے اور ہڈیوں کو محفوظ گوشت یا پٹھوں کے ساتھ ڈھانپا جاتا ہے۔

یہ وہ مراحل ہیں جو قرآن کریم نے بیان کئے ہیں اور جو جدید سائنسی تحقیقات سے ثابت شدہ ہیں۔ رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں یہ علم غیب کس نے ظاہر فرمایا؟ وہ کون سی ذات ہے جس نے ان علوم کو آپ ﷺ پر کھولا؟ یقیناً غور و فکر کرنے والوں کے لئے اس میں نشانات موجود ہیں۔

جنس کا تعین

ماں کے پیٹ میں بننے والے بچے کی جنس کا تعین عورت کے بیضہ سے نہیں ہوتا بلکہ مرد کے نطفہ (Sperm) سے ہوتا ہے۔ بچے کے نر یا مادہ ہونے کا انحصار اس بات پر ہے کہ آیا کروموسومز کا تیئسواں جوڑا بالترتیب XX ہے یا XY۔ اگر انڈے کو بارآور کرنے والا سپرم ''X'' ہے تو بچہ لڑکی ہوگی۔ اور اگر یہ ''Y'' ہے تو لڑکا ہوگا۔ یہ حقائق آج کل اظہر من الشّمس ہیں۔ مگر آج سے چودہ سو سال پہلے کے حالات کو اپنے تصور میں لائیے، کیا یہ بات قابل توجہ نہیں کہ وہ دور جب عورتوں پر مظالم کی انتہاء ہو رہی تھی، جب انہیں اس بات پر مجرم ٹھہرایا جاتا تھا کہ ان کی وجہ سے لڑکی پیدا ہوئی ہے۔ اُس دور میں قرآن نے اس بات کا انکشاف کیا کہ اول تو خدا تعالیٰ ہی بیٹے دیتا ہے اور وہی بیٹیاں۔ لیکن اگر تمہیں مجرم ٹھہرانا ہی ہے تو عورت کو نہیں بلکہ مرد کو ٹھہراؤ۔ کیونکہ یہ قانون قدرت ہے کہ مرد ہی کے خواص لڑکا یا لڑکی ہونے کا تعین کرتے ہیں۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ترجمہ: اور یہ کہ وہی ہے جس نے جوڑا پیدا کیا، یعنی نر اور مادہ۔ نطفہ سے جب وہ ڈالا جاتا ہے۔

(سورۃ النجم آیت 46)

تُمنیٰ سے مراد ''ڈالا ہوا'' یا ''بویا ہوا'' کے ہیں، لہٰذا ''نطفۃ'' سے خاص طور پر مراد، مرد کا سپرم ہے کیونکہ یہ کود کر نکلتا ہے۔ یہاں اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ رحم مادر میں بننے والے بچے کی جنس کا تعین نر کے سپرم سے ہوتا ہے۔

قرآن کریم سائنس کے موضوع پر لکھی گئی کتاب نہیں ہے بلکہ اس میں بطور پیشگوئی سائنسی حقائق بیان کئے گئے ہیں۔ تاکہ علم و حکمت کے یہ خزانے جب جب کھلیں، انسان کو اس بات کی دعوت دیں کہ وہ زمین پر اپنے وجود کا مقصد سمجھے اور فطرت کے تقاضوں کے مطابق زندگی گزارنا سیکھے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مجنوں گورکھ پوری

اردو شاعر۔ادیب

ادیب، شاعر، نقاد، معلم، 10 مئی 1904ء کو پیدا ہوئے۔ والد کا نام مولوی محمد فاروق دیوانہ تھا۔ 1921ء میں میٹرک گورکھ پور سے، 1926ء میں ایف اے مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے، 1929ء میں بی اے گورکھ پور سے، 1934ء میں ایم اے (انگریزی) آگرہ یونیورسٹی سے اور 1935ء میں ایم اے (اردو) کلکتہ یونیورسٹی سے کیا۔ دوران تعلیم 1930ء میں گورکھ پور سے ایک ادبی ادارہ ''ایوان اشاعت'' قائم کیا اور اس نام کا ایک ادبی رسالہ جاری کیا۔ تکمیل تعلیم کے بعد گورکھ پور کالج اور پھر یونیورسٹی گورکھ پور میں تدریسی فرائض انجام دیئے۔ 1958ء تا 1968ء مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں شعبہ اردو کے ریڈر رہے۔ مئی 1968ء میں پاکستان آگئے اور 1978ء تک جامعہ کراچی میں اعزازی پروفیسر رہے۔ آپ 4 جون 1988ء کو رحلت کر گئے۔

آپ کے افسانوں کے مجموعے یہ ہیں۔ خواب و خیال، سمن پوش، نقش ناہید، مجنوں کے افسانے، سوگوار شباب، گردش، صیدزبوں، سرنوشت، سراب، زیدی کا حشر۔

تنقید و تحقیق و فلسفہ کے موضوع پر آپ کی تصانیف یہ ہیں۔ شوپنہار، تاریخ، جمالیات، افسانہ، ادب اور زندگی، اقبال، تنقیدی حاشیے، نقوش وافکار، نکات مجنوں، شعر وغزل، غزل سرا، غالب، پردیسی کے خطوط۔

آپ نے بہت اچھے تراجم بھی کئے۔ خاص طور پر قابل ذکر یہ ہیں۔ سلومی (آسکر وائلڈ)، آغاز ہستی (جارج برنارڈ شا)، قابیل (بائرن)، ابوالحمز (ٹالسٹائی)، مریم مجدلانی (موریس ماترلنگ)، کنگ لیئر (ولیم شیکپیئر)، شمسون مبارز (ملٹن)۔

☆............☆............☆

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر 118208 میں بجیل احمد

ولد نعیم احمد قوم وڑائچ پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن B-438 فیصل ٹاؤن ضلع وملک لاہور پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22-05-2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہ ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 500 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔بجیل احمد۔گواہ شد نمبر 1 نعیم احمد ولد محمد امین۔گواہ شد نمبر 2 نبیل احمد ولد نعیم احمد۔

مسل نمبر 118209 میں زبیر احمد

ولد رفیع احمد قوم بھلی پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مالو کے بھلی ضلع وملک سیالکوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13-06-2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہ ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 500 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔زبیر احمد۔گواہ شد نمبر 1 ارشد محمود ولد محمد خان۔گواہ شد نمبر 2 طاہر احمد ولد نصیر احمد۔

مسل نمبر 118210 میں عادل احمد

ولد حامد محمود قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مالو کے بھلی ضلع وملک سیالکوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13-06-2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہ ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 500 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔عادل احمد۔گواہ شد نمبر 1 قمر شعیب ولد عاشق علی۔گواہ شد نمبر 2 ارشد محمود ولد محمد خان۔

مسل نمبر 118211 میں حمزہ ادریس

ولد قمر ادریس قوم بھلی پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مالو کے بھلی ضلع وملک سیالکوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14-06-2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہ ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 500 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔حمزہ ادریس۔گواہ شد نمبر 1 طاہر احمد ولد نصیر احمد۔گواہ شد نمبر 2 قمر شعیب ولد عاشق علی۔

مسل نمبر 118212 میں حامد محمود

ولد محمد خان قوم بھلی پیشہ کاروبار عمر 56 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مالو کے بھلی ضلع وملک سیالکوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14-06-2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ 1: AGR land (tarka Father) 28marla Malokay Bhalli Pakistani Rupee......., 2: Plot(shared) 20 Marla Qala Kalar Wala Pakistani Ruppe........, 3:Plot (shared) 25 Marla Pakistani Rupee........., 4:AGR land 1Acre 2Kanal Malokay Bhalli Pakistani Rupee.........., 5:House 12Marla Malokay Bhalli Pakistani Rupee........ ۔اس وقت مجھے مبلغ 4200 پاکستانی روپے ماہوار بصورت pension اور 300000 پاکستانی روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔حامد محمود۔گواہ شد نمبر 1 راؤ شاہ نواز ولد راؤ عبدالستار۔گواہ شد نمبر 2 محمد الیاس ظفر ولد محمد یوسف۔

مسل نمبر 118213 میں روبینہ محمود

زوجہ محمود احمد قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر 49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پنڈی بھاگو ضلع وملک سیالکوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30-05-2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ 1:Jewellery Gold 1.25 Tola Pakistani Rupee 55000, 2:Haq Mehr Pakistani Rupee 2000۔اس وقت مجھے مبلغ 500 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ۔روبینہ محمود۔گواہ شد نمبر 1 وحید مقصود بٹ ولد عبدالسبحان بٹ۔گواہ شد نمبر 2 آصف احمد ولد محمد شریف۔

مسل نمبر 118214 میں عاقب احمد خان

ولد آصف خان قوم پٹھان پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھڈال ضلع وملک سیالکوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30-05-2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہ ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 800 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔عاقب احمد خان۔گواہ شد نمبر 1 عمران احمد گوندل ولد عبداللہ خان۔گواہ شد نمبر 2 محمد اشفاق خان ولد محمد اسحاق خان۔

مسل نمبر 118215 میں سفیر الاسلام

ولد زاہد نصیر اختر قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سلیم پور ضلع وملک سیالکوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 09-05-2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہ ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 500 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔سفیر الاسلام۔گواہ شد نمبر 1 منصور احمد ولد بشارت احمد۔گواہ شد نمبر 2 جری اللہ ولد مرید حسین۔

مسل نمبر 118216 میں عمار احمد ریاض

ولد ریاض احمد قمر قوم ...... پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹلہ سکھیا ضلع وملک سیالکوٹ پاکستانی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23-04-2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہ ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 500 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔عمار احمد ریاض۔گواہ شد نمبر 1 ریاض احمد قمر ولد لال دین۔گواہ شد نمبر 2 شمیم احمد ولد عبدالباقی۔

مسل نمبر 118217 میں نصیرہ بیگم

زوجہ رشید احمد قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 65 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈسکہ کوٹ ضلع وملک سیالکوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20-05-2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ 1:Jewellery Gold 5Tola Pakistani Rupee240000۔اس وقت مجھے مبلغ 3000 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ۔نصیرہ بیگم۔گواہ شد نمبر 1 عزیز احمد طاہر ولد محمد شریف۔گواہ شد نمبر 2 احمد ندیم ظفر ولد محمد ابراہیم۔

مسل نمبر 118218 میں الفت رشید

بنت عبدالرشید قوم ملک پیشہ خانہ داری عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کھرپہ ضلع وملک سیالکوٹ پاکستانی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30-07-2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ 1:Jewellery Gold 4Masha Pakistani Rupee 25000۔اس وقت مجھے مبلغ 1000 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ۔الفت رشید۔گواہ شد نمبر 1 سرفراز احمد ولد مختار احمد۔گواہ شد نمبر 2 ملک محمد بوٹا ولد فیروز دین۔

مسل نمبر 118219 میں لقمان احمد

ولد محمد صدیق قوم ...... پیشہ ملازمت عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عزیز پور ڈگری ضلع وملک سیالکوٹ پاکستانی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22-06-2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہ ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 10000 پاکستانی روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔لقمان احمد۔گواہ شد نمبر 1 منصور احمد ولد مظفر احمد۔گواہ شد نمبر 2 آصف احمد ولد بشارت احمد۔

مسل نمبر 118220 میں عرفان احمد

ولد نصیر احمد قوم باجوہ پیشہ غیر ہنر مند مزدوری عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کتھووالی ضلع وملک سیالکوٹ پاکستانی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30-05-2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہ ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 6000 پاکستانی روپے ماہوار بصورت labuor مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔عرفان احمد۔گواہ شد نمبر 1 کاشف نسیم ولد نعیم احمد۔گواہ شد نمبر 2 ناصر احمد ولد سلطان احمد۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم محمد اشرف بھٹی صاحب معلم سلسلہ مرل ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 16 دسمبر 2014ء کو جماعت احمدیہ احمدیہ مرل ضلع سیالکوٹ کے ایک طفل عبدالوہاب ابن مکرم وقاص احمد صاحب اور مکاشفہ بنت مکرم اعجاز احمد باجوہ صاحب کی تقریب آمین منعقد ہوئی۔ خاکسار نے بچوں سے قرآن پاک سنا اور مکرم خلیل احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ مرل نے دعا کروائی۔ ان دونوں بچوں کو قرآن شریف پڑھانے کی سعادت ان کی ماؤں اور خاکسار کو حاصل ہوئی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن کریم پڑھنے، سمجھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

تقریب نکاح و شادی

مکرم ریاض احمد ناصر ابڑو صاحب مربی سلسلہ گاڑی کھاتہ حیدرآباد تحریر کرتے ہیں۔

مکرمہ ڈاکٹر سلمانہ نجیب صاحبہ بنت مکرم نجیب بشیر بٹ صاحب حیدرآباد کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم ڈاکٹر مصور احمد سدھو صاحب ولد مکرم سیٹھ نصر محمود سدھو صاحب صابن دستی ضلع بدین مورخہ 2 جنوری 2015ء کو مکرم پروفیسر افتخار احمد صاحب نائب امیر ضلع حیدرآباد نے مبلغ چار لاکھ پچاس ہزار روپے حق مہر پر بیت الظفر لطیف آباد حیدرآباد میں کیا۔ تقریب رخصتی مورخہ 4 جنوری 2015ء کو انڈس ہوٹل حیدرآباد میں ہوئی۔ دلہن مکرم ڈاکٹر بشیر احمد بٹ صاحب سابق امیر ضلع نوشہرو فیروز کی پوتی اور مکرم محمد دین بٹ صاحب مرحوم کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے اور فریقین کیلئے باعث خیر و برکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

مکرم ہومیو ڈاکٹر نسیم اللہ خان صاحب باب الابواب شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے ہم زلف مکرم ہومیو ڈاکٹر محمد ظفر اللہ صاحب آف گھانا کے والد محترم صوبیدار ریٹائرڈ کمال محمد صاحب ہارٹ اٹیک کی وجہ سے بیمار ہیں طاہر ہارٹ میں داخل ہیں بڑھاپے کی وجہ سے کمزوری کافی ہے۔ نیز میرے دوسرے ہم زلف مکرم رفیع احمد فاروقی صاحب آف کینیڈا کے بڑے بھائی مکرم نصیر احمد فاروقی صاحب آف کوئٹہ دل کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں اور طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ میں زیر علاج ہیں چند روز تک آپریشن متوقع ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ دونوں کو جلد کامل شفا سے نوازتے ہوئے صحت و تندرستی والی لمبی عمر دے اور آپریشن کے بعد کی ہر پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب مربی سلسلہ دفتر شعبہ تاریخ احمدیت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم ماسٹر محمد افضل باجوہ صاحب ابن مکرم چوہدری محمد شریف صاحب مورخہ 6 فروری 2015ء کو چونڈہ ضلع سیالکوٹ میں بقضائے الٰہی انتقال کر گئے۔ آپ کی عمر تقریباً 83 سال تھی۔ نماز جمعہ کے بعد چونڈہ میں مکرم مرزا منیر احمد صاحب مربی ضلع سیالکوٹ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ آپ کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ مورخہ 7 فروری کو مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے بیت المبارک میں نماز فجر کے بعد آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں بہشتی مقبرہ ربوہ میں آپ کی تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم کلیم اللہ باجوہ صاحب مربی سلسلہ دفتر اصلاح وارشاد مرکزیہ ربوہ نے دعا کرائی۔ آپ 1953ء کے بعد ایک دفعہ جلسہ سالانہ ربوہ میں شامل ہوئے اور حضرت مصلح موعود کے خطاب سے بہت متاثر ہوئے اور احمدیت قبول کر لی۔ آپ اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ مخالفت کا صبر و استقامت کے ساتھ سامنا کرتے رہے۔ نفیس طبع، وضعدار، باوقار، صاف گو، دیانتدار اور مخلص احمدی تھے۔ تادم آخر احمدیت سے اخلاص و وفا کا رشتہ استوار رکھا۔ نہ صرف خود موصی تھے بلکہ آپ نے اپنے تمام اہل خانہ کو بھی نظام وصیت سے وابستہ کیا۔ عرصہ دراز تک گورنمنٹ پرائمری سکول چونڈہ کے ہیڈ ماسٹر رہے۔ جماعتی لحاظ سے بطور زعیم مجلس انصار اللہ اور سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ چونڈہ بھی خدمت سلسلہ کی توفیق پائی۔ آپ کی اہلیہ محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ 19 دسمبر 2013ء کو وفات پا گئی تھیں۔ وہ بھی بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہیں۔ مرحوم نے اپنے پیچھے تین بیٹے مکرم قیصر محمود باجوہ صاحب، مکرم انصر محمود باجوہ صاحب، مکرم مستنصر محمود باجوہ صاحب، ایک بیٹی مکرمہ فوزیہ افضل صاحبہ اہلیہ مکرم اعجاز احمد باجوہ صاحب ساکن چونڈہ اور متعدد پوتے پوتیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ کا ایک پوتا تحسین احمد باجوہ صاحب اس وقت مدرسۃ الظفر وقف جدید ربوہ اور ایک پوتا انس احمد باجوہ جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ میں زیر تعلیم ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

عطیہ چشم خدمت خلق ہے

Ebola وائرس سے بچاؤ کے لئے ہومیو پیتھک نسخہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے افریقن ممالک میں پھیلے Ebola وائرس سے بچاؤ کے لئے مندرجہ ذیل دوائی تجویز فرمائی:

Crotalus Horridus 30 روزانہ ایک خوراک

چونکہ Ebola وائرس کے اثرات افریقن ممالک سے باہر یورپ اور امریکہ میں بھی ظاہر ہونے شروع ہو گئے ہیں جس کے پیش نظر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت احباب جماعت کو ہدایت فرمائی ہے کہ وہ Ebola وائرس سے بچاؤ کے لئے

Crotalus Horridus 30 روزانہ ایک خوراک

اور اس کے ساتھ Acconitum 200 ہفتہ وار ایک خوراک

دو سے تین ماہ تک حفظ ماتقدم کے طور پر استعمال کریں اور اس کے علاوہ دارچینی کے قہوہ کا استعمال بھی کریں۔

(الفضل انٹرنیشنل 31/اکتوبر 2014ء ص14)

تصحیح

روزنامہ الفضل 16 جنوری 2014ء صفحہ 3 کالم 4 میں لکھا ہے کہ المہدی ہسپتال میں صدیق بانی آئی یونٹ کا افتتاح محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب نے فرمایا تھا۔ یہ درست نہیں افتتاح محترم شیخ مظفر احمد ظفر صاحب صدر مجلس وقف جدید نے فرمایا تھا۔

مورخہ 30 جنوری 2015ء صفحہ 6 کالم 4 میں حضرت منشی ظفر احمد صاحب کے متعلق لکھا ہے کہ وہ ہجرت کر کے قادیان آ گئے اور سو سال کی عمر میں وفات پائی۔ یہ درست نہیں وہ ہجرت کر کے قادیان نہیں آئے تھے اور ان کی عمر 80 سال تھی۔

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز گولبازار
الفضل جیولرز ربوہ
فون دکان: 047-6215747
رہائش: 047-6211649
میاں غلام مرتضیٰ محمود

بقیہ از صفحہ 2 خطبات امام سوال و جواب

بارے میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے والذین جاھدوا فینا۔ یعنی اور وہ لوگ جو ہم سے ملنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ کوشش وہ اپنے نفس کی قربانی سے کرتے ہیں۔ دعا اور نمازوں سے اللہ تعالیٰ کی مدد مانگتے ہوئے کرتے ہیں۔ صدقہ و خیرات دے کر کرتے ہیں اور ہر وہ طریقہ آزماتے ہیں جس سے خدا راضی ہو جائے۔ تو اللہ تعالیٰ پھر ایسے لوگوں کی اس تڑپ کو دیکھ کر فرماتا ہے کہ لنھدینھم سبلنا۔ کہ ہم ان کو ضرور اپنے راستوں کی طرف آنے کی توفیق بخشیں گے۔ پس اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے پہلے خود کوشش کرنے کی ضرورت ہے تبھی اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔

س: حضور انور نے معیّن رہائش گاہ کا مطالبہ کرنے والوں کو کیا بنیادی نصیحت فرمائی؟

ج: فرمایا! بعض لوگ مطالبات شروع کر دیتے ہیں کہ ہمیں فلاں جگہ ٹھہرایا جائے یا فلاں جگہ ٹھہرایا جائے۔ گیسٹ ہاؤس میں ٹھہرایا جائے دارالضیافت میں لنگر خانے میں یا فلاں جگہ یہ مطالبے غلط ہیں......... جلسے پر آنا اور اس کے ماحول سے فیضیاب ہونا بہر حال تھوڑی سی تکلیف میں سے گزر کر ہی ہوگا قربانی تو دینی پڑے گی۔

س: خطبہ کے اختتام پر حضور انور نے شاملین جلسہ کو کس بات کی طرف خصوصی طور پر توجہ دلائی؟

ج: فرمایا! جلسہ میں ہر شامل ہونے والا اپنے آپ کو روحانی ماحول میں ڈبونے کی کوشش کرے۔ دعاؤں میں وقت گزاریں۔ ان دنوں میں خاص طور پر جہاں اپنے ایمان و ایقان کے لئے دعائیں کریں وہاں خاص طور پر جماعت کی ترقی، خلافت سے وابستگی اور اس تعلق میں بڑھتے چلے جانے کے لئے بھی دعا کریں۔ حضرت مسیح موعود نے اپنی جماعت سے جو توقعات وابستہ کی ہیں ان کے حاصل کرنے کیلئے بھی دعا کریں۔ دعائیں ایک دوسرے کی مددگار ہوتی ہیں۔ پس جماعت کیلئے خلیفہ وقت کے لئے ایک دوسرے کیلئے دعائیں خود دعا کرنے والوں کو بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنانے والی ہوں گی۔ آپ کی دعائیں ان دعاؤں میں حصہ دار بنیں گی جو حضرت مسیح موعود نے اپنی جماعت کے لئے کی ہیں۔ جلسہ کے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہونے اور دشمن کے ہر شر کو اس پر الٹنے کے لئے بھی دعائیں کریں کیونکہ دشمن کہیں بھی کچھ بھی کر سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود کے مشن اور مقصد کو جلد پورا ہوتا دیکھنے کے لئے دعائیں کریں۔ اپنے رات دن صبح شام ذکر الٰہی میں گزاریں۔ تبھی جلسے میں شامل ہونے کے مقصد کو حاصل کرنے والے بن سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

س: حضور انور نے نماز جمعہ کے بعد کن کی نماز جنازہ غائب پڑھائی؟

ج: فرمایا! ہمارے ایک (مربی) سلسلہ مکرم احمد شمشیر سوکیہ صاحب جو 24 دسمبر 2014ء کو ماریشس میں وفات پا گئے

مشہور شہر

روم (ROME) اٹلی کا دارالحکومت

اطالوی میں اسے روما کہتے ہیں۔ یہ سات پہاڑیوں پر مشتمل ہے۔

کیپٹولائن (CAPITOLINE) (165فٹ)،

کوئیرنل (QUIRINAL) (بلندی 172فٹ)،

ویمینل (VAMINAL) (بلندی 185فٹ)،

اسکولن (ESQUILINE) بلندی 175فٹ،

پیلاٹن PALATINE بلندی 168فٹ،

اینونٹائن AVENTINE بلندی 52فٹ، اور

کائیلین CAELIAN بلندی 165 فٹ ہے۔

اس کی آبادی 30 لاکھ سے زائد نفوس پر مشتمل ہے۔ وسطی اٹلی میں مغربی ساحل کے قریب دریائے ٹائبر (TIBER) کے دونوں کناروں پر آباد ہے۔ صوبہ روما لیٹیم (LATIUM) اور اٹلی کا دارالحکومت، پوپ کا مرکز جو ویٹیکن میں رہتا ہے۔ اسے ابدی شہر (ETERNAL CITY) بھی کہا جاتا ہے۔ مدت دراز میں نظم و نسق کے طریقوں کو ترقی دینے میں اسے بڑی شہرت ملی اسے 753 ق م میں رومولس (ROMULUS) نے آباد کیا۔

44 ق م میں جولیس سیزر کا قتل بھی یہیں ہوا۔ یہ سلطنت ٹائبیریئس (TIBERIUS) کلگ یلا (CALGULA) اور کلاڈئیس اول (CLADIUS-1) کے ماتحت جزائر برطانیہ سے ایشیا تک مغرب کی عظیم ترین متحدہ سلطنت بن گئی تھی۔ نیرو (NERU) کے عہد (54-68) میں روم کی عظیم آتشزدگی کا واقعہ پیش آیا۔ دوبارہ تعمیر سے روم اور بھی زیادہ خوبصورت شہر بن گیا۔ اس وقت اول میسحیت نے بھی اہمیت اختیار کی جسے اس سلطنت میں صوبوں تک فروغ پاناتھا۔ نیرو کی موت پر مختصر سی کشمکش ہوئی۔ جس کے بعد ویسپزن (VESPASIANE) (69-79ء) نے فلیوئن (FLAVIAN) خاندان کی حکمرانی کی بنیاد رکھی۔ ٹائٹس (TITUS) ڈومشن اور نروا (NERVA) کے بعد ٹریجن (TRAJAN) آیا۔ میڈرین (MADRIAN) کے دور میں سلطنت کی سرحدیں کچھ کم ہوتیں لیکن داخلی طور پُر امن وخوشحالی کا دور دورہ رہا۔ زوال سلطنت کا آغاز کوموڈس (COMMODAS) کے عہد سے خیال کیا جاتا ہے۔

ڈایوکلیٹن (DIOCLETIAN) کے عہد (283-305) میں سلطنت دوحصوں مشرقی اور مغربی میں بٹ گئی۔ جب قسطنطین اول نے دارالحکومت قسطنطنیہ میں منتقل کیا تو یہ تقسیم زیادہ پختہ ہوگئی۔

410ء میں وزیگاتھوں (مغربی گاتھوں) نے ایرک اول کی سرکردگی میں اسے تاراج کیا۔ 455ء میں گائی سرک کا قبضہ ایٹیلا (ATTILA) کی تباہ کاری سے روم کا محفوظ رہ جانا پوپ اول کی سرگرمیوں کا نتیجہ تھا آخر سلطنت پارہ پارہ ہوگئی۔ 476ء میں جب اوڈوایسر (ODOACER) کو تخت سے اتار دیا گیا تو مغرب میں رومن سلطنت ختم ہوگئی۔ گریگوری اول (GREGORY-1) کے عہد (590-604ء) میں پوپوں نے ایک مرتبہ پھر روم کو رونق بخشی 846ء میں عربوں کا حملہ اور دسویں صدی عیسوی کے ناخوش گوار حالات بھی روم کا چراغ گل نہ کرسکے۔

ستر برس تک (1309-1379ء) تک پاپائیت جلاوطن رہی۔ 1420ء پوپ مارٹن پنجم نے روم میں مستقل سکونت اختیار کی تو نظام شہر کو استواری نصیب ہوئی۔ 1527ء میں شہنشاہ چارلز پنجم کی فوج کے ہاتھوں غارت گری ہوئی۔

1796ء میں پوپ پائیس ششم (POPE PIUS-VI) نے نپولین بوناپارٹ کے سپاہیوں سے صلح کرکے رومیوں کے فنی شاہکار فرانسیسیوں کے حوالے کردیے۔ 1798ء میں فرانسیسیوں نے روم پر قبضہ کرلیا۔ 1871ء میں وہ فوجیں شہر پر قابض ہوگئیں جو اٹلی کے مختلف حصوں کو متحد کرنے کے لیے کوشاں تھیں اور اسے دارالحکومت بنالیا۔ پوپ نے اس وقت تک دنیوی اقتدار کے حق سے دستبرداری تسلیم نہیں کی تھی۔ آخر 1929ء کے عہدنامہ لےٹرن (LETERAN) سے یہ مسئلہ حل ہوا۔ اس کے مطابق پوپ حدود ویٹیکن کے باہر اقتدار کے دعوے سے دستبردار ہوگیا۔

قابل دید مقامات

درج ذیل قابل دید مقامات ہیں:

پیپلز پیلس:

یہ ایک بہت ہی عمدہ محل ہے اور اس کے تعمیری خدوخال اطالوی طرز تعمیر کی عکاسی کرتے ہیں۔

کولوسیم:

یہ عمارت 617 فٹ لمبی، 511 فٹ چوڑی اور 187 فٹ بلند ہے۔ اسے 79ء میں تعمیر کیا گیا تھا۔

فورم رومانو:

یہ سوک سنٹر (CIVIC CENTRE) روم کا قدیم ترین سنٹر ہے۔ یہاں تباہ شدہ مندر، پبلک عمارات اور دکانوں کے آثار ملتے ہیں۔

مواصلات کا نظام

روم شہر کا مواصلاتی نظام نہایت عمدہ ہے۔ شہر میں بڑی آرام دہ بسیں چلتی ہیں۔ ٹیکسیاں وغیرہ بھی ملتی ہیں۔ شہر میں زیرزمین ریلیں بھی چلتی ہیں۔ اس کے دو ہوائی اڈے ہیں۔ جہاں سے آپ دنیا بھر میں کہیں بھی جاسکتے ہیں ان میں سے ایک کا نام لیونارڈو داونسی اور دوسرا روم کا ہوائی اڈہ ہے۔

تعلیمی ترقی

تعلیمی اعتبار سے اس شہر نے بڑی ترقی کی ہے۔ یہاں کی یونیورسٹی یورپ کی قدیم ترین یونیورسٹیوں میں سے ایک ہے۔ اس کا قیام 1303ء میں عمل میں لایا گیا۔ ماؤنٹین سکول یہیں قائم کیا گیا۔

صنعتیں:

یہاں پارچہ بافی، گوشت کو ڈبوں میں بند کرنے، مشینری تیار کرنے، فرنیچر بنانے کی صنعتیں روزافزوں ہیں۔ بجلی کی تاریں، گیزر، ریفریجریٹر، تانبے اور کانسی کی مصنوعات تیار کرنے کے کارخانے بھی ہیں۔

اریی نہر (ERIE) کی تعمیر کی وجہ سے شہر کی حدود میں بہت اضافہ ہوا ہے۔

یہاں یوروکرنسی رائج ہے۔ آب وہوا بڑی معتدل ہے۔ لیکن جنوب اور شمال کی آب وہوا میں بڑا فرق پایا جاتا ہے۔ سردیوں میں بڑی شدید سردی پڑتی ہے۔

روم بذات خود ایک دنیا ہے اسے فنون لطیفہ کی ماں، مقدس اور ازلی وابدی شہر کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ انگریزی کا ایک محاورہ (Rome was notbuilt in a day) یعنی ''روم کی تعمیر ایک ہی دن میں عمل میں نہیں آئی تھی'' بڑا مشہور ہے۔ چونکہ بنانے میں ایک عرصہ لگا ہے اس لئے اسے ایک دن میں نہیں دیکھا جاسکتا۔ اسے دیکھنے کیلئے ہفتوں یا مہینوں کی ضرورت پڑتی ہے۔

(مرسلہ: مکرم امان اللہ امجد صاحب)

ربوہ میں طلوع وغروب 13۔فروری

طلوع فجر	5:30
طلوع آفتاب	6:51
زوال آفتاب	12:23
غروب آفتاب	5:55

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

13 فروری 2015ء

8:45 am	ترجمۃ القرآن کلاس
10:00 am	لقاء مع العرب
1:40 pm	راہ ہدیٰ
4:30 pm	دینی وفقہی مسائل
6:00 pm	خطبہ جمعہ Live
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 13 فروری 2015ء

کسی بھی معمولی یا پیچیدہ خطرناک آپریشن سے پہلے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
جرمن ادویات کا مرکز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے) فون: 047-6211510
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ روڈ ربوہ فون: 0344-7801578

اٹھوال فیبرکس
سپیشل سیل آفر محدود مدت کیلئے
پہلے آئیں اور فائدہ اٹھائیں
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ اعجاز احمد اٹھوال: 0333-3354914

آپ کی خدمت میں پورے 40 سال
میاں کوثر کریانہ سٹور
اقصیٰ روڈ ربوہ
طالب دعا: میاں عمران
047-6211978
0332-7711750

KOHISTAN STEEL
DEALERS OF PAKISTAN STEEL MILLS CORPORATION LTD AND IMPORTERS
Talib-e-Dua:Mian Mubarik Ali

FR-10

حامد احمد
حامد ڈینٹل لیب (ڈینٹل ہائیجنسٹ)
تمام جراثیم سے پاک آلات
تمام اقسام کی فلنگ پر 50% ڈسکاؤنٹ
یادگار روڈ بالمقابل دفتر انصار اللہ ربوہ
رابطہ: 0345-9026660,0336-9335854

کاروبار برائے فروخت
ربوہ کے مین بازار میں کپڑے کا چلتا ہوا کاروبار برائے فروخت
رابطہ نمبر: 0300-7716468

جی بھر کے کرلیں شاپنگ۔ شاپنگ کرکے کرلیں موجیں
سیل۔ سیل سیل
صاحب جی فیبرکس
ریلوے روڈ ربوہ: +92-476212310
www.sahibjee.com